

# لیبیا میں شریعت اسلامیہ کی مشہت روزہ کا نظر

(جناب حبیب ریحان ندوی تکمیر اسلامک انسٹی ٹیوٹ بیضاء (لیبیا))

(۳)

استاذ زرقا اور ایک حدیث کا نظر میں کے دوسرے دن ایک حدیث کے الفاظ "لحمد مالنا و علیهم ما اعلینا" پر بحث کے دوران استاد مصطفیٰ نتفانے فرمایا کہ اکثر حفاظت نے اس کو یونی تقلیل کیا ہے لیکن مجھے یاد ہے کہ بعض نے اس میں ایسے الفاظ بڑھاتے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان مسلمانوں سے تعقیٰ رکھتی ہے جو غیر مسلم اسلام میں داخل ہو رہے تھے، گو اپنے معنی کے اعتبار سے فقیہ طور پر ذمیوں کے حقوق مسلم ہیں اس پر ڈاکٹر جسمی نے سخت تنقید کی اور فرمایا کہ علمی کا نظر میں یہ کہنا کہ مجھے یا و آتا ہے، یا میرے خیال میں ہے، علمی طور پر اتنا تیار غلط بات ہے اور زرقا قاء جسمی شخصیت سے مجھے اس کی امید نہیں تھی میں نے گھر آگر رات میں اس سلسلے کی چار فصوص حوالوں کے ساتھ ڈھونڈ کر صحیح شیخ زرقا کو دے دیں اور آپ نے شام کے منتصف میں ۔۔۔ میرے شکر تیر کے ساتھ ۔۔۔ حاضرین کو وہ تفصیلی طور پر سنادی، استاذ نتفاء مخلص شخص ہیں اور تلبیٰ محبت کے قائل ہیں ۔۔۔ آخ فی اللہ کے پیش فقط کے ساتھ مجھے ایک کتاب پہنچی کی ۔۔۔

شیخین کو گالی دینا [بغداد یونیورسٹی کے اکنامکس کے پروفیسر ڈاکٹر صادق مہدی السعید شیعہ ہیں، ان سے ایک مذاقات میں میں نے کہا ڈاکٹر صاحب خدا را کوئی ایسی شکل بتائیں کہ ہم میں اور آپ میں صلح ہو جاتے ہیں مسکرا کر کہنے لگے لڑائی کب ہے، میں نے کہا۔ ابو بکر و عمر نے جو جھی کیا ہو ہم سارے سنتی مسلمان آپ کے بزرگوں کو سر پر پھجاتے ہیں، اچھے خاصے انجان سنتی یا علی کہہ کر پکارتے ہیں حالانکہ "یا الہی" کے سوا اس طرح کلمہ ندا کا استعمال صحیح نہیں ہے، بعض پڑھے لمحے تک علیہ السلام کا جلد بڑھاتے ہیں جو اپنے معنی کے لحاظ سے تو سب کے لیے صحیح ہو سکتا ہے لیکن شریعت کے عرف میں ایجاد کے لیے محسن ہے، حضرت علیؑ کی برادرت کے مسئلے میں بعض سنتی مفکر حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت زینؓ، حضرت طلحہؓ اور

حضرت معاویہ و حضرت عمر و بن العاص، رضی اللہ عنہم، کی خطاوں کو اچھا دی غلطی نہیں بلکہ مخصوص خدام اور غلطی قرار دینا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ لوگ ہمارے اکابر صد تقویں کے سر بریاہ اور فاروق تک کی شان میں گستاخی بھاگ سامنے کرتے ہیں، اور قدر و سبب صحابہؓ بیسی غیر عقلی اور مجرمانہ حرکت کو جواز ہی کی سند نہیں بلکہ گویا دین میں ایک ضروری فرض کا درجہ دیتے ہیں، ابیفضل و تقویؓ کسی مسلمان بلکہ انسان تک کو گالی دینے سے گزر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ٹبری صراحت کے ساتھ فرمایا: میرے نزدیک حضرت ابو بکر و عمرؓ کو گالی دینے والا شخص کافر ہے، علمی و فقہی اختلافات اور باتیں ہے اور نکفیر یا کامی گلوچ باکل غلط ہے۔ پھر حال خدا کرے ڈاکٹر صاحب کی بات صحیح ہے، کو عصمت آئندہ اور حق الٰہی وغیرہ کے نظریات کی موجودگی میں حضرت ابو بکرؓ سے صحیح توہینت ہی مشکل ہے لیکن کم از کم حضرت ابو بکرؓ سے اپنی جان سے زیادہ محبت رکھتے والوں کے سامنے سبب و شتم کی سیم بباکل ختم ہونی چاہئے کہ اس کا کوئی خامدہ نہیں، اور اگر ضروری ہی ہو تو اپنے گھروں کے اندر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اس سے ابی سنت کو غصہ بھی نہیں آئے گا اور سفین کا مرتباہ وعظت ہر سب و شتم کے بعد ڈرختا ہی چلا جاتے گا۔

تمام مصری علماء کے ساتھ ظلم اور زنا النصافی | مصر کے عظیم الشان اور معتر علامہ کا ذکر ہے تو میں کیا کروں کہ ان کی پرمنز تحقیقات اور علمی تحریکوں سے عالمہ اسلامی نے استفادہ کیا ہے، اس کا نظر فرانس میں بعض نوجوانوں کی علمی بخشیں دیکھ کر بھی ٹبری خوشی ہوتی اور یہ بات زہین نشین ہو گئی کہ اللہ کی توفیق کے بعد علم مختست، مطالعہ اور جدوجہد کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور کسی خاص ملک، شہر یا قبیلہ اور خاندان یا مدرسہ کی جاگیر نہیں ہے، اور یہ ایک واضح حقیقت ہے لیکن مجھے آج ایک دل سکن جملہ یاد آگیا جو ہندوستان کے ایک جیزہ عالم نے ایک مرتباہ فرمایا تھا، صرف حق کی خاطر یہ غیر منصفانہ اور علمی اصولوں کی رو سے غیر محتاط جملہ نقل کر رہا ہوئی مصری علماء افراہم ہوتے ہیں۔ افرام کے معنی چھوٹے خدا کے یا باشیتے یعنی کم علمی، تحقیق و تدقیق میں بچھسڈی وغیرہ۔ یہ جملہ اپنے عموم کے ساتھ تقویؓ کے خلاف ہو یا نہ ہو لیکن علمی و منهجی طریقہ جیش کے سراسر خلاف ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ کسی ملک کے سارے علماء پر اس طرح کا جملہ کہا جاسکے؟ کیا شیخ ابو زہرہ، شیخ علی الحنفی، مرحوم احمد امین، مرحوم عبد اللہ دراز، مرحوم یوسف نبوی، ڈاکٹر عبدالواحد وافی۔ یہ تمام صرف شناش کے طور پر اور مثبتاً ایسے ہی عظیم علماء افراہم ہیں؛ اگر یہ سب بلشیتے ہیں تو پھر مجھے دنیا کے کسی ایسے قدماء اور عالم کا نام تیا جائے جو ہماری کی چونی کے برابر ہو، اور ہر موصوع پر ہر ایک سے ٹراہونے کا دعویؓ کر سکتا ہو؛ پھر حال یہ جملہ علم کی

شان کے خلاف ہے، علماء کے فاضل گروہ کو تحریر نہیں کی آخر کی ضرورت ہے ہے ہے یہ جملہ تو میں آمین بھی ہے، تعلیٰ اور انماکی بُو بھی اس میں آتی ہے اور تاریخِ مشاہدہ کے بھی سراسر خلاف ہے میرے نزدیک اُردو بولنے والوں میں مولانا مودودی سے ٹرا اسلامی مفکر، مولانا عبدالعزیز

دریا بادی سے ٹرا اسلامی ادیب اور فقیر، اور ڈاکٹر حمید اللہ سے ٹرا محقق کوئی دوسرا نہیں ہے۔ یہ حضرات بھی اگر اس قسم کا جلد کہیں تو غلط ہو گا، اور شاید ان میں سے کوئی عموم کے ساتھ اس کی جرأت نہیں کر سکتا بلکہ ڈاکٹر حمید اللہ کی کتابوں کا مقدمہ پڑھ کر تو شک آتا ہے، کاش کس نفسی جو علم کی شان اور عظمت کی پچان ہے، خدا ہم سب کو نصیب کرے، دنیا کی زندہ زبانوں کا عالم، سارے عالمی کتب خانوں کا جائزہ یہے ہوئے اور قلمی شخصوں تک پر گویا انسانیکو پیدیا، امریکیہ و پورپ، ایشیا و افریقیہ، ترکی و عالمی عربی اور ہندو پاک میں یکساں مقبیل، لیکن انساری ایک ایک لفظ سے آشکارا، توضیح نہیاں، اور دوسرے اہل علم کی قدر و فنرت کا اغراق ہر سطر میں ظاہر۔

اختتامی اجلاس اور قراردادیں | ۲۹ ربیع الاول مطابق ۱۲ مئی بروز جمعہ بعد نماز مغرب باہسوائی اور اختتامی اجلاس ہوا جو برادر ریڈیو سے نشر کیا گیا اور ٹیلی ویژن نے بھی اس میں حصہ لیا جلسہ کی بہت مختصر تصور پیش کرنا ہوں۔ قرآن پاک کی تکمیل کتاب اللہ سے متعلق آیات سے جلسہ کا افتتاح ہوا، آج پہلی بار ڈانس پریسین یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر عمر قومی شیخانی بھی باصرار بیان کرنے لگئے، تب آگرہ میٹھے گوشہ نشین اور شہرت د تعلیٰ سے بیزار شخص میں پھر شیخ ابراہیم رفیدہ نے سلام کے بعد مختصر ارشاد فرمایا کہ یہ جلسہ کا اختتام ہے اور اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ اللہ کے شکر سے بتائی جی خلیلہ کامیاب ہوا۔ جہاں وہ کاشکریہ اور علماء کرام کی کوششوں کا اغراق کیا۔ بعد ازاں بیضاء کے گورنر کیپٹن عمر احمد ریس نے بہت ہی مختصر جملوں میں اپنی اور جبل اخفر کے ضلع کی طرف سے علماء کو مبارکبادی اور فرمایا کہ مسئلہ ایک ہفتہ تک آپ لوگوں نے شریعت اسلامیہ کے قیام کے سلسلے میں اس کے محاسن اور خوبیوں کو اجاگر کرنے کا جو کام کیا ہے وہ ایک مبارک اقدام ہے اور ساری اسلامی امت اس دن کی منتظر ہے جب اسلامی شریعت کا ٹوکرہ عالیات بنا کر اسلامی ملکوں پر چاہائے گا۔ پھر ڈاکٹر عمر مسعود نے کافر فرنگ کی قراردادیں پڑھ کر سنائیں جو مفضل ہیں۔ بہاں انسار کے ساتھ ان کا نذکر کروں گا۔

۱) سب سے پہلے شریعت کے اصولوں اور نبیادی فراغد سے متعلق سات قراردادیں منقول ہوتیں

جن کی اجمائی شرح یہ ہے ۱۱) شریعت کی نصوص امت کی ضروریات اور تغیریز پر انسانی زندگی کی حاجتوں کو مکمل طور سے پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ۱۲) کتاب و مفت نہ شریعتِ اسلامیہ کے اصلی مصدر ہیں اور ساری فقہی میراثِ اسلامی قانون بنانے والوں کے لیے ایسی مشعل راہ ہے کہ نہ اس کے بغیر قانون بنایا جاسکتا ہے اور نہ اس سے منہ موڑا جاسکتا اور نہ اس کی شان گھٹائی جاسکتی ہے۔ ۱۳) احکام فقهیہ میں اختلاف کی صورت میں مقاصدِ شریعت سے قریب تر چیز کو اپنایا جاتے ہیں۔ ۱۴) جن چیزوں میں قطعی نصوص یا اجماع ہے ان میں کسی عقلی منطق یا وہی مصلحت کے پیش نظر تغیر نہیں کیا جاسکتا (۱۵) ظنی نصوص کی تفسیر و تطبیق شریعت کے کلی اور عام مصالح و مقاصد کے ماتحت ہو۔ جہاں نص یا اجماع نہیں ہے جہاں قیاس یا مصلحت کے اصولوں کو اپنایا جاتے ہیں اس طبقہ اس میں ہر چیز کی کلی اصل کے ماتحت ہو جس کی دلیل فی الجملہ نص سے اخذ کی گئی ہو، اور یہ خیال ہے کہ شریعت ایسے عرف کی بھی مخالف نہیں ہے جو نصوص کے مخالف نہ ہو اور لوگوں کے لیے اس میں خاتمہ ہو اور مشقت نہ ہو۔ اصول فقہ کے اصلی قواعد ان احکام و حواہش میں متفقِ اسلامی کی طریقہ مذکور کر سکتے ہیں جن کا حکم فقہاء کی نصوص میں موجود نہیں ہے۔

۱۶) دوسرے موضعِ حقوق و حریات اور مین الاقوامی تعلقات پر ۱۷) قراردادی منظور ہوئیں، جن کا اختصار میشیں ہے۔ ۱۸) تکریم انسانی۔ ۱۹) سیاسی، اقتصادی اور عقیدہ و راستے کی آزادی نظامِ اسلامی کے زیرِ سایہ۔ ۲۰) اسلامی نظام کا قیام شوریٰ اور عدل کے اصولوں پر (۲۱) حقوق و اجتیہاد میں عام انسانوں میں حصہ، نیک اور نہیں میں تفریق کیے بغیر مساوات (۲۲) عدالت اور مردمی حقوق اور واجبات میں مساوات اصولی قواعد کی روشنی میں اور اسلام کے مقررہ احکام کی حدود میں (۲۳) بیرون گاری دُور کرنا اور ہر کام کرنے والے کے حقوق اور کرامت کی حفاظت (۲۴) مسلمان دنیا میں جہاں بھی ہوں ایک امت ہیں، ان سے تعلقاتِ شریعت کی بنیادوں پر قائم ہوں (۲۵) ہر اسلامی ملکے جس پر زیارتی کی جاتے اس کی مادی اور معنوی مدد اخوتِ اسلامی کی رو سے ضروری ہے (۲۶) دنیا بھر میں اسلامی اقلیات کی نگرانی اور دیکھ بھال ایک طاجب و دینی ہے۔ ۲۷) غیر اسلامی ملکوں سے شرعی حدد و دینی عہد و پیمان کے اخراجم کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے جائیں (۲۸) اسلام کی دعوت سب مسلمانوں پر واجب ہے۔ ۲۹) اسلام میں جہاں و فرض ہے، اسلامی دعوت مسلمانوں کی جان وال

امروز میں کی حفاظت کے لیے۔

(۳۲) تیسرا موضوع اسلام کے جنائی احکام سے متعلق تھا جس میں تین قرار داویں منظور ہوتیں۔ (۱) چوری، رہنمی، زنا، قذف، ارتداو اور شراب کی حدود کا اجراء واجب ہے۔ عملًا اس طبقیہ پر کہ فقہی مذاہب میں آسان ترین صورت اختیار کی جاتے ہیں بھی اور ان شبہات کو قبول کرنے کے بارے میں بھی جن سے حد ساقط ہوتی ہے۔ (۳۳) قصاص النفس و ما دون النفس دجان اور اعضاء کا قصاص، اپنی شروط کے ساتھ شرعاً واجب ہے۔ اور معافی کا حق ولی المدم یا اس کو ہے جس پر خللم ہوا۔ (۳۴) تعزیرات بھی صلحت کے ساتھ نافذ کی جاتیں۔

(۳۵) چوتھا موضوع مالی و اقتصادی تھا۔ وس قرار داویں منظور ہوتیں، جو مختصرًا پیش ہیں۔ (۱) سُود نص فرقانی سے حرام ہے اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ (۲) ایسے قانون کی ضرورت جو فائدہ کے نام پر سُود کو بند کرے، (۳۶) سُودی مبنیکوں کو غیر سُودی مبنیک بنانے کی کوشش ضروری ہے، (۳۷) مبنیک اجرت یا بغیر اجرت کے جو خدمات پیش کرتے ہیں، جن کے مکمل کمیشن کو سُود نہیں کہا جاتا، اپنی اسی صورت پر باقی رکھی جا سکتی ہیں۔ (۳۸) ایسے تجربہ کاروں میں شامل ایک کمیٹی قائم کی جاتے ہیں جو غیر سُودی مبنیک میں ہمارت رکھتے ہوں تاکہ فقہ کی روشنی میں ایسا نظام مرتب کریں جو حاجت روا ہو۔ تجارتی اشورنس کے مدعے تعاونی اشورنس کو عام کرنے کی ضرورت۔ (۳۹) حادث کے خلاف اشورنس میں وقتی طور پر اجازت دی جاسکتی ہے تا آنکہ اس کا شرعی بدل بنا یا جاسکے۔ (۴۰) زندگی اشورنس حاليہ شکل میں سُود پر شامل ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ (۴۱) اجتماعی تعاون کو عام کرنے کی ضرورت تاکہ ہر شخص اور خاندان عاجز ہونے یا اپنے کمانے والے کی وفات کے بعد روزی پاسکے اور محتاج نہ رہے۔ (۴۲) بوئیو سٹیوں میں اسلام کے مالی اور اقتصادی نظاموں کی تعلیم کا مکمل انتظام۔

(۴۳) پانچواں موضوع تھا حاليہ یہ میں توانیں میں اسلامی شریعت، اس سلسلہ میں: (۱) یہ تباہی کی کہ حاليہ قانون میں اکثر پیشتر لیے احکام ہیں جن کی تحریک اسلامی شریعت کے اصولوں پر بوسکتی ہے اور وہ مخالف نہیں ہیں، ان کو باقی رکھا جاسکتا ہے، اس تعارض کو ختم کرنے کے بعد جو بعض سُود، حدود اور قصاص سے متعلق احکام میں ہے۔ (۴۴) اسی طرح عقود غیر کی بعض وہ شکلیں جو اجماع فقهاء سے حرام ہیں، غریفاحش کی وجہ سے، ان احکام میں بھی شرعی طور پر تتعديل ضروری ہے، جیسے جسے اور رہان

وغیرہ متعلق احکام۔ وہ فقہی اختلاف کی صورت میں اس بات کی اجازت ہے کہ ولیمین، سوسائٹی کے احوال کو پیش نظر رکھا جاتے،

گزیل قدانی سے علماء کی ملاقات | شریعتِ اسلامیہ کا یہ پُر نورِ نعمتِ ختم ہو گیا، اور اس کی یہ قرار دادیں اسلامی قوانین میں تعدلیں کرنے والی کمیٹیوں کو دے دی گئیں۔ اختتامی جلسہ کے دوران طرابس سے گزیل معمود قدانی کا میڈیفیون آیا جس میں علماء کرام سے ملاقات کے ارمان کا اظہار کیا تھا، سنیچر کی شام کو طرابس میں یہ خصوصی ملاقات ہوتی۔

دعا بیارگاہِ الہی | خداستے پاک سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے لیبیا کی ان مخلصانہ کو شنشتوں اور علماء کی مومنانہ جبوہ دکو پورا کرے، اور جلد از جلد اسلامی کامل و محبیط نظام نافذ ہو جائے کہ یہ عالم اسلامی کے ۹۹ فیصد مسلمانوں کے دل کی دھڑکن ہمیہ کی آواز، آنکھوں کا نور، بخش کی رفتار اور سرمایہ حیات ہے۔ ماقبالؒ نے حضور رسالتہابؐ کے دربار میں شہید رتے طرابس کے لہو کی قیمت اس طرح پیش کی تھی۔

جملہ کتی ہے تری امت کی آیرو اس میں  
طرابس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

شاید اس آیرو کے چھٹکنے کا وقت ۱۹۱۱ء کے بعد اپنے آگیا ہے، جب آیرو را خدا میں شہادت کا لہو  
بن کر نمودار ہوتی تھی اور اب انسان اللہ شریعتِ الہی کا نور بن کر ظاہر ہو گی۔

خونِ صدر نہارِ انجمن سے ہوتی ہے سحر پیدا | فرشتگانِ رحمت اس دن کے انتظار میں حشم براہ میں جب مسجدِ ملک پھر اپنے غلیقی مقصد پر گامزد ہو گا، تیارگاہِ فلک اس پُر فرمودہ کے انتظار میں اپنی روشنی محفوظ کیے ہوئے ہیں جب شریعت کا نور ساری کائنات کو تحلیل کا طور بنادے گا ہصفحہِ سبی کا ہر خشک و تراوز بخوبی مصروف ہو جائے اور اس نہایت ملکا ہو اپنے کہ کب کائنات کا اول معمور ہو گا اور تحلیل گا و فاران کا ابدی پیغام عام ہو گا۔ راحت، سکون، چین اور سلامتی کا دور دور ہو گا، شریعتِ الہی کی تکھیابی ہو گی، قانون کی سکرانی ہو گی اور زندگی مصیبتوں کا حل مشکلات کا علاج اور زخمیں کاملاً اور انصیب ہو گا اور احتراط و شکنش کے ماحول میں بتلا انسان کی حشم نا آشناستے خواب کو نیند اور قلب نا آشناستے سکون کو قرآن انصیب ہو گا اور شیاطین انس و جن کے ایوانوں میں لرزہ آ جائے گا کہ ابھیں کا خفیتی خطرہ بھی ہے اور ساری ابلیس سرست تنظیموں کی جدوجہد اور آرزوی بھی ہے کہ سہ

ہونہ جاتے آشکار اشرع پیغمبر کہیں

الْحَدْرَ آئِنِ پِيغْمِيرَ سَهْ سُوْبَارِ الْحَدْرَ  
مُوتَ كَأَيْمَنِ پِيغْمِيرَ سَهْ غَلَامِيَ كَيْ بَيْ  
كَرْتَنَا هَيْ دَوْلَتَ كَهْ بَرَآ الْوَرَگَيْ سَهْ پَاكَ وَضَّا  
اسَ سَهْ بُرَهْ كَرَ اوْرَكِيَا فَكَرَ وَنَظَرَ كَأَنْقَلَابَ  
بَادَشَا هَوْلَ كَيْ نَهْبَيْنِ اللَّهِ كَيْ هَيْ بَيْ زَمِينَ

لیکن انشاد اللہ اسلامی معاشرہ میں یخطیم انقلاب رونما ہو کر رہے گا، اس کے آثار مشرق سے مغرب تک ہر  
ملک میں نمودار ہو رہے ہیں اور اس امید سے معمود لوں کے یہی ای صحیح صادق کی علامتیں بھی ظاہر ہوئی شروع ہو گئی  
ہیں جنہیں اگر پوری فراخی اور ادبی طور پر صحیح صادق کا طلوع ہونا کہہ سکیں تو اس تہائی علمی دیانت اور تحفظ کے ساتھ  
کم از کم علامتیں تو کہا جاسکتا ہے، اور یہی علامتیں طلوع فجر کی معین بن سکتی ہیں اور اس کے بعد ختنی نور کے ساتھ  
شمس عالمتاب یعنی شریعت سراج میبرن کر خلائق کے عالم کو منور بن سکتی ہے اور داشتقت الارض نیور دینہاں کی  
جانفزا و لکھتی بخیر اوزنک زمین کو بہشت زار بن سکتی ہے، اور اس نطق زرافش کی حیات بخش تجلی مایوس و محروم  
ملوں کو امیدواریان کی تخلیک کاہ بن سکتی ہے۔

حسنِ ظُنُنِ اندرونی ول کا حال اور نیتوں کے ختنی حسن و فتح کا علم تو صرف علیم و سمیع، خبیر و بصیر اور حکیم و مجید  
ذات ہی کو ہو سکتا ہے لیکن کسی بھی کام کے اچھے یا بُرے ہونے کا حکم انسان نظریہ و تحریر بوران علمی کاوشوں کے  
تجزیہ و تبصرہ ہی سے کر سکتا ہے جو اسے ظاہر نظر آتا ہے، اور اس حد تک یہیں حکومت کے اسلامی بیانات،  
حکم نامے، تعلیم قانون کی کمیشیاں، کانفرنس کا انتقاد، اور فکر و نظر کا اندازہ اصول وغیرہ دیکھ کر اور ان کا تجزیہ و  
تحلیل کر کے میں اسی تنبیہ پہنچا ہوں کہ ان کے متعلق حسنِ ظُنُن پیدا ہوتا ہے، اگر اسیا نہ ہوتا تو میں اس موضع پر  
قلم نہ لھاتا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہی کے حکام کر ختنی اسلامی قانون بنانے کی سعادت بخشیں اور علم  
اسلامی کے دوسرے حاکموں اور جمہوری و قانونی اداروں کو بھی اس میدان میں یہیا کی پیروی کرنے کی توفیق  
مرحت فرمائیں اور اس کا خیر میں ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور برعت نفاذ کی کوششوں میں  
گک جائے کہ دینی و اخروی سعادت کا سرشاریہ بھی بھی ہے اور ختنی کامیابی کا سردمیریہ بھی بھی ہے اور  
الَّذِينَ افْتَكَنَا هُمْ فِي الْأَرْضِ أَفَأَمُوا الصَّلَاةَ وَأَنْوَلَ الذَّكْرَةَ وَأَهْرَفُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوُ عَنِ الْمُنْكَرِ  
(الج: ۳۴) کا تقاضا بھی بھی ہے۔